سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ

اُمّ المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

پر

قادیانی فرقہ کا بہتان

مؤلف

محمد انصار اللہ قاسمی

ناشر : مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ و آندھراپردیش

سبحانك هذا بهتان عظيم

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر
قادیانی فرقہ کا بُہتان

اس رسالہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول ''قولوا خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبي بعده'' کے سند کے کمزور اور ضعیف ہونے کو واضح کیا گیا، اور اس جملہ کے اصل مقصد و منشا کو پیش کرنے کے بعد مدلل اور مفصل انداز میں بتایا گیا کہ امّاجان حضرت عائشہؓ کی طرف سلسلۂ نبوت جاری ہونے کے باطل عقیدۂ کی نسبت سراسر تہمت ہے۔

مؤلف

محمد انصار اللہ قاسمی

آرگنائزر مجلس تحفظ ختم نبوت و استاذ المعہد العالی الاسلامی

ناشر

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ و آندھرا پردیش

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

تفصیلات

نام : ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر قادیانی فرقہ کا بہتان

مؤلف : محمد انصار اللہ قاسمی

(آرگنائزر مجلس تحفظ ختم نبوت/استاد المعہد العالی الاسلامی)

صفحات : 40

قیمت : -/40

تعداد اشاعت : ایک ہزار

سن اشاعت : صفر المظفر ۱۴۳۸ھ=نومبر 2016ء

کمپوزنگ : مولانا مفتی وصی الرحمن قاسمی (کمپوٹر آپریٹر مجلس علمیہ)

تزئین : عزیز گرافکس 9030735447

ملنے کا پتہ

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھرا پردیش

متصل مسجد الماس، کالی قبر، چادر گھاٹ، حیدرآباد 24

فون نمبرات: 9949144557-9985030527-8801774902

ای میل: mtknap@gmail.com

maqasmi1978@gmail.com

فہرستِ عناوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	تقریظ / حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن مفتاحی	۵
۲	پیش لفظ / حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۶
۳	مقدمہ / حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری	۸
۴	عرضِ مؤلف / محمد انصار اللہ قاسمی	۱۴
۵	حضرت عائشہؓ کا مقام ومرتبہ	۱۸
۶	دورِ حاضر کے منافقین	۱۹
۷	قادیانی فرقہ کا بہتان	۲۱
۸	اسلام میں سلسلۂ سند کی اہمیت	۲۲
۹	قولوا خاتم النبین ولاتقولوا لانبی بعدہ محدثین کی نظر میں	۲۳
۱۰	دینی حقائق کے بیان میں عوام کی عقل وفہم کا لحاظ بھی ضروری	۲۸
۱۱	ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کا مقصد ومنشاء	۳۰
۱۲	قادیانی فرقہ کا طریقۂ کار	۳۳
۱۳	مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ نبوت کی حقیقت	۳۶
۱۴	احادیث رسول سے متعلق قادیانی فرقہ کا رویہ ونظریہ	۳۷
۱۵	خلاصۂ بحث	۳۹

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی
حیاتِ طیّبہ ایک نظر میں

اسم گرامی	:	ام المؤمنین حضرت عائشہؓ
لقب	:	صدیقہ - حُمیرا
والدِ گرامی	:	خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ
والدہ ماجدہ	:	زینب المعروف "ام رومان" (کنیت)
خاندان	:	بنی تمیم
ولادت باسعادت	:	شوال ۱ھ / اپریل ۶۱۴ء
نکاح مبارک	:	شوال ۹ھ / جولائی ۶۲۳ء
نبی ﷺ کے ساتھ رفاقت کی مدت	:	۹/سال
وفات حسرتِ آیات	:	۱۷/رمضان منگل کی شب ۵۸ھ ۱۳/جون ۶۷۸ء
کل عمرِ مبارک	:	۶۷/سال
جائے تدفین	:	جنت البقیع، مدینہ منورہ صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی
آپؓ سے مروی جملہ احادیث	:	۲۲۱۰ (دوہزاردوسودس)
آپؓ سے متعلق قرآنی آیات کا نزول	:	۱۱/آیات (واقعہ افک کی دس آیات اور تیمم کی ایک آیت)

تقریظ

مولانا محمد انصار اللہ قاسمی آرگنائزر (مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ وآندھرا پردیش) مجلس کے نہایت فعال کارکن ہیں، فرقِ باطلہ کا رد موصوف کا خاص موضوع ہے، بالخصوص مرزا غلام قادیانی اور اُس کے پیروکاروں کا تعاقب اور مختلف پہلوؤں سے قادیانیوں کی گمراہ کُن تحریروں کی تردید اور ان کا مؤثر جواب پر کافی کام انھوں نے کیا ہے، زیر نظر رسالہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے، جس میں حضرت عائشہؓ کی جانب منسوب ایک قول کو لے کر قادیانیوں نے اپنی بات کو درست قرار دینے کی ناکام کوشش کی ہے، اسی کے جواب پر یہ رسالہ مشتمل ہے، اس میں واضح کیا گیا کہ کسی بھی طرح ان کا مدعیٰ اس سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ایک قابلِ قدر تحریر ہے، صاحبِ رسالہ محترم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور اِس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور باطل تحریروں سے متأثر ہونے والوں کو گمراہی سے نکلنے اور عوام کو ان گمراہیوں سے بچنے کا اس رسالہ کو ذریعہ بنائے۔

تاریخ : ۲۸/ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ
م یکم/ اکتوبر 2016ء

محمد جمال الرحمن مفتاحی
صدر مجلس تحفظ ختم نبوت

پیش لفظ

جس درخت پر پھل ہوتے ہیں، اُسی پر پتھر پھینکے جاتے ہیں؛ اسی لئے اسلام کے خلاف ہر دور میں جو سازشیں کی گئیں اور مختلف جہتوں سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوششیں ہوئیں، دوسرے مذاہب کے ساتھ اس طرح کی باتیں کم پیش آئیں، اس لئے آج بھی بہت سے فتنے ہیں، جو مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے کے لئے برپا کیے گئے ہیں، ان میں سب سے سنگین اور خطرناک فتنہ ''قادیانیت کا فتنہ'' ہے، کیوں کہ یہ ''دام ہمرنگ زمیں'' ہے، اس میں اسلام کے نام پر اسلامی تعلیمات کو مسخ اور رسول اللہ صلی ﷺ کی ختم نبوت کا عنوان بنا کر آپ ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا گیا ہے۔

یوں تو قادیانیت، 'الف' سے 'ی' تک فریب کاری اور لفاظی سے عبارت ہے! لیکن چند باتیں وہ ہیں، جن کے ذریعہ وہ خاص طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ناواقف مسلمان اُن سے متاثر ہوجاتے ہیں۔

ان ہی فریب کاریوں میں حضرت عائشہؓ کی روایت ''قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ'' ہے، اول تو یہ روایت ہی ضعیف ہے، دوسرے: یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اور اگر اس قول کی نسبت حضرت عائشہؓ کی طرف درست بھی ہو تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ چوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قربِ قیامت میں نزول ہوگا اور وہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے نبی تھے، اگر چہ آئندہ جب اُن کا نزول ہوگا تو اُس وقت ان کی حیثیت نبی کی نہیں ہوگی؛ لیکن لا نبی بعدہٗ کے لفظ کی وجہ سے ہوسکتا تھا کہ بعض لوگ نزول مسیح کا انکار کر جاتے؛ اس لئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد ایک ایسے شخص کی آمد ہوگی، جو پہلے نبی رہ چکے ہیں، غرض کہ نزول مسیح کی نفی نہ ہوجائے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے حضرت عائشہؓ نے یہ تعبیر اختیار کی ہوگی، اگر آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ باقی رہتا تو آپ ﷺ نے ضرور اُس کا ذکر فرمایا ہوتا اور

صحابہؓ نے بہ کثرت اُس کو نقل کیا ہوتا۔

اگر چہ اس موضوع پر پہلے بھی اہل علم نے لکھا ہے اور اس مغالطہ کو دور کرنے کی کوشش کی ہے؛ لیکن ضرورت تھی کہ اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ مرتب ہو، جو آسان اور عام فہم زبان میں ہو اور عوام بھی اُس سے استفادہ کر سکیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے عزیز مکرم مولانا محمد انصار اللہ قاسمی سلمہٗ اللہ تعالیٰ کو کہ وہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے تبلیغی و تنظیمی جدوجہد بھی کرتے ہیں اور تحریر و قلم کے ذریعہ بھی مسئلہ کی وضاحت کے لئے مفید رسائل و مضامین لکھ کر حق کو ثابت کرنے اور باطل کو رد کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں؛ چنانچہ انھوں نے اس رسالہ کے ذریعہ ایک اہم ضرورت پوری کی ہے، اس حقیر نے اس رسالہ کر دیکھا اور موضوع کی وضاحت کے لئے بہت مفید پایا، اُمید ہے کہ اس سے عوام وخواص بہتر طور پر استفادہ کریں گے، اور غلط فہمیوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلم کو رواں دواں رکھے اور ناموس نبوت کی حفاظت کی جدوجہد کو دنیا و آخرت میں قبولیت سے نوازے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ و آندھرا پردیش ختم نبوت کی حفاظت کے کام کو ایک عظیم مذہبی فریضہ اور دفاع اسلام کی اہم ترین کوشش کے طور پر انجام دے رہی ہے، اور ہر سطح پر سرگرم عمل ہے، اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور بندگان خدا کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ملت اسلامیہ کی اس ارتدادی فتنہ سے حفاظت فرمائے۔

خالد سیف اللہ رحمانی
(خادم مجلس تحفظ ختم نبوت)

یکم صفر المظفر ۱۴۳۸ھ
مطابق 2/نومبر 2016ء

مقدمہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   امابعد:

یہ دنیا چوں کہ حق و باطل کی کشمکش کا میدان ہے، اس لیے بہت سے ہوا پرست اور گمراہ لوگوں نے اپنی ملحدانہ ذہنیت کے مطابق اسلام کے بنیادی عقائد کو اپنے گمراہ خیالات اور باطل نظریات کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کی؛ تاکہ اسلام کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل ہوجائے، مسلمانوں کی دینی سوچ کا زاویہ بدل جائے اور ان کی فکر و نظر کا قبلہ اپنے صحیح اور اصلی رخ پر باقی نہ رہے، اس کے لیے ان لوگوں نے مختلف تاویلات، تعبیرات، تحریفات اور تلبیسات سے کام لیا، لیکن انھیں ہر دور میں منہ کی کھانی پڑی، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"یحمل ھٰذا العلم من کلّ خلفٍ عدو له ، ینفون عنه تحریف الغالین، و انتحال المبطلین، و تاویل الجاھلین"

کتاب وسنت کا علم ہر نیک اور انصاف پسند سے ثقہ لوگ حاصل کرتے رہیں گے اس علم کے ذریعہ وہ غلو کرنے والوں کی تحریف ختم کریں گے، باطل پرستوں کی غلط بیانیوں اور جاہلوں کی تاویلات کا ہمیشہ رد کرتے رہیں گے۔''

(مشکوۃ کتاب العلم)

موجودہ دور میں خود کو ''احمدیہ مسلم جماعت'' کہنے والا قادیانی فرقہ دراصل خارج از اسلام گمراہ اور باطل فرقہ ہے، ہندوستان میں آزادی سے قبل یہاں پر قابض استعماری طاقتوں نے اس فرقہ کو اپنے مفادات کی تکمیل اور اپنے مقاصد و مصالح کی تحصیل کے لیے وجود بخشا تھا، اس فرقہ نے بڑی عیاری اور مکاری کے ساتھ ''مذہبی فرقہ'' کا روپ دھار لیا ہے؛ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دین و مذہب سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، مختلف مذاہب اور فرقوں کی مذہبی تعلیمات اور

عقائد میں اپنی گمراہ کن تاویلات، جاہلانہ تعبیرات، مجرمانہ تحریفات اور ملحدانہ تلبیسات کی پیوند کاری کو اس فرقہ نے ''مذہبی عقائد ونظریات'' کا نام دے رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر دور میں نیک اور انصاف پسند اہل حق علماء نے فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے اس کے عقائد ونظریات کی قلعی کھولی اور اس کی تحریفات وتلبیسات کا پردہ چاک کیا، زیر نظر رسالہ ''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر قادیانی فرقے کا بہتان'' اسی سلسلۃ الذہب کی ایک مبارک کڑی ہے۔

اس رسالہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب ایک بے سند ومن گھڑت قول ''قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ''کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، قادیانی فرقہ نے اس ساقط الاعتبار قول میں دجل وتلبیس سے کام لیتے ہوئے اس کو اپنے باطل نظریہ ''اجرائے نبوت'' کی دلیل ٹھہرایا ہے، سلسلۂ نبوت کے جاری ہونے سے متعلق قادیانیوں کا یہ گمراہ کن استدلال دراصل حضرت عائشہؓ پر سنگین الزام اور بدترین بہتان ہے، اس تلبیس و بہتان کی تاریخ پر اگر مختصراً نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ سب سے پہلے یہ بہتان اُم المومنین حضرت عائشہؓ پر خود مرزا غلام احمد قادیانی نے باندھا ہے، مرزا قادیانی سے پہلے کسی نے بھی ایسا بہتان حضرت عائشہؓ پر لگایا ہو، تاریخ میں اس کا ثبوت کہیں نہیں ملتا۔

مرزا قادیانی کی کتابوں کو کھنگالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس شخص نے اپنے مرنے سے ۹/دن پہلے ۱۷/مئی ۱۹۰۸ کو لاہور پاکستان میں اپنے حواریوں کے درمیان ایک لیکچر دیا، گفتگو کے دوران اس نے حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا کہ وہ بھی حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی قائل ہیں، اس لیکچر میں اپنی خود ساختہ نبوت کی وضاحت اور تشریح کے لیے مرزا قادیانی حد درجہ حیران و پریشان نظر آتا ہے، اسی حیرانی و پریشانی میں وہ نہایت بے شرمی سے بے جوڑ اور بے سند باتوں سے استدلال کرنے سے بھی نہیں چوکتا، شاید اس شخص کو اپنے فریب خوردہ پیروکاروں پر حد درجہ اعتماد اور یقین نظر آتا ہے کہ وہ اس کی بے سروپا باتوں کو بھی بلا چوں و چرا تسلیم ہی کر ڈالیں گے، چنانچہ دوران لیکچر ایک جگہ وہ کہتا ہے:

''چوتھا الزام یہ ہے کہ میں نبوت کا دعوی کرتا ہوں ۔ اور مجھے فکر پڑی ہوئی کہ میں الگ قبلہ بنالوں اور نئی شریعت ایجاد کروں ، ان تہمتوں کا جواب بجز لعنة الله علی الکاذبین اور کیا دوں، میری نبوت سے کیا مراد ہے؟ میرا دعوی تو صرف یہ ہے کہ چوں کہ دین زندہ ہے، اس لیے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے، جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے...... میرا ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ آں حضرت ﷺ سے الگ ہو کر میں نبی ہوں، تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہیں ، یہ لفظی نزاع ہے ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قولوا انه خاتم النبيين لا تقولوا لا نبی بعدی ''(البلاغ المبین ص:۲۰)

اس قادیانی کتابچہ میں صحیح لفظ ''لا نبی بعده'' کے بجائے غلط لفظ ''لا نبی بعدی'' لکھا ہوا ہے، اس لیے اس کو مذکورہ بالا اقتباس میں ویسا ہی نقل کیا گیا ہے تا کہ قارئین کو اندازہ ہو کہ جب مرزا قادیانی کو زیر بحث قول کے صحیح الفاظ یاد نہیں ہیں تو وہ اس سے صحیح استدلال کیسے کر سکتا ہے؟ مرزا قادیانی کے اس لکچر کو اکمل نامی ایک قادیانی پنڈت نے مرتب کے دسمبر ۱۹۱۳ء میں ''البلاغ المبین'' کے نام سے شائع کیا۔

مرزا قادیانی کے بعد ''احمدیہ پاکٹ بک'' (شائع کردہ فخر الدین ملتانی) میں اس قول کو پیش کیا گیا، اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ بار دوم ۱۹۲۲ء ہمارے پاس محفوظ ہے، تو جناب بابو پیر بخشؒ صاحب سکریٹری انجمن تائید اسلام لاہور نے ''قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر'' کے نام سے ایک رسالہ ۱۹۲۲ء میں ہی تحریر فرمایا اور اس میں آپ نے مرزا قادیانی اور اس کے بعد قادیانی پنڈتوں کے حوالے سے لکھا کہ ''مرزا قادیانی اور ان کے پنڈت ایک حدیث حضرت عائشہؓ کی پیش کیا کرتے ہیں کہ قولوا خاتم النبيين...... جس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ حضرت عائشہؓ کو معلوم تھا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰؑ نبی اللہ جو مریم کا بیٹا اور ناصری نبی تھا، آئے گا اس واسطے انھوں نے ایسا فرمایا...... الخ''، پھر ۱۹۲۴ء میں آپ نے ''الاستدلال

الصحیح فی حیات المسیح''تحریر فرمائی اس میں بھی اس وسوسے کا معقول جواب تحریر کیا۔

اسی زمانے میں بحکم حضرت علامہ انور شاہ کشمیری صدر المدرسین دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے ۱۹۲۴ء میں ''ہدیۃ المہدیین'' کے نام سے اور ۱۹۲۵ء میں ''ختم نبوت'' کے نام سے تین حصوں پر مشتمل ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اس میں اِس قادیانی تلبیس کا مسکت جواب تحریر فرمایا جسے مکتبہ دار الاشاعت دیوبند نے شائع کیا۔ اس درمیان ایک اور قادیانی پنڈت ''محقق دہلوی'' کے نام سے منظر عام پر آیا تو اس نے بھی بے سوچے سمجھے ''احمدیہ پاکٹ بک کلاں'' مطبوعہ شعبان ۱۳۴۱ھ مطابق مارچ ۱۹۲۳ء میں اسی تلبیس کو لکھ مارا، الحمد للہ علمائے اسلام نے مناظروں اور مباحثوں میں زبردست طریقے سے اس کا رد کیا اور تحفظ ختم نبوت بے باک مجاہد مؤقر رکن مجلس شوری دار العلوم دیوبند حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم ہند کے شاگرد خاص حضرت مولانا عبد الغنی شاہجہاں پوری نے ''**ھدایۃ الممتری عن غوایۃ المفتری**'' میں ۱۹۲۷ء میں اس کا معقول ومدلل جواب تحریر فرمایا، اس کتاب کی تصویب وتائید حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے بلکہ نام بھی ان ہی کا تجویز کردہ ہے، لیکن پھر بھی قادیانی پنڈت اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور اسی بے روح وباطل استدلال کو بار بار دہراتے پھرتے رہے۔

علامہ اقبالؒ کو غالباً مرزائی پروپیگنڈے کی وجہ سے یا اپنے طور پر مطالعہ کی وجہ سے اس قول کا علم ہوا تو جولائی ۱۹۳۵ء میں اپنے ایک مکتوب میں انھوں نے علامہ سید سلیمان ندویؒ کو لکھا:

> ''مخدوم ومکرم جناب مولانا! السلام علیکم
>
> آپ کا والا نامہ مجھے ابھی ملا ہے، جس کے لیے سراپا سپاس ہوں، چند امور اور بھی دریافت طلب ہیں، ان کے جواب سے ممنون فرمائیے۔
>
> ۱) تکملہ مجمع البحار ص ۸۵ میں حضرت عائشہؓ کا ایک قول نقل کیا گیا ہے یعنی یہ کہ حضور رسالت مآبؐ کو خاتم النبیین کہو، لیکن یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

مہربانی کر کے کتاب دیکھ کر یہ فرمائیے کہ آیا اس قول کے اسناد درج ہیں، اور اگر ہیں تو آپ کے نزدیک ان اسناد کی حقیقت کیا ہے، ایسا ہی قول درمنثور جلد پنجم ص ۲۰۴ میں ہے۔اس کی تصدیق کی بھی ضرورت ہے میں نے یہاں بھوپال میں یہ کتب تلاش کیں افسوس اب تک نہیں ملیں۔

مخلص، محمد اقبال لاہور، حال وارد بھوپال ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء

جواب میں مولانا سید سلیمان ندویؒ نے تحریر فرمایا کہ:

''جی ہاں! اس کتاب میں یہ روایت درج ہے۔ جو مصنف ابن ابی شیبہ سے لی گئی ہے لیکن اس کی سند مذکور نہیں جو روایت کی صحت وضعف کا پتہ لگایا جائے، اور اگر صحیح ہو بھی تو یہ حضرت عائشہؓ کی محض رائے ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بار بار خود فرمایا ہے لا نبی بعدی، میرے بعد کوئی نبی نہیں، حضرت عائشہؓ نے اپنے خیال میں ایسا کہنے سے اس لیے منع کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا انکار اس سے لوگ نہ سمجھنے لگیں، بہرحال یہ انکا خیال ہے جس کا صحیح ہونا ضروری نہیں، خصوصاً ایسی صورت میں جب خود حضور ﷺ کے قول کے خلاف ہو۔

(مشاہیر کے خطوط بنام مولانا سید سلیمان ندوی ص: ۱۴۴)

عقیدۂ ختم نبوت کی تشریح اور فتنۂ قادیانیت کی تردید کے سلسلہ میں جن اکابر علماء نے قلم اٹھایا ہے انہوں نے قادیانی فرقہ کے اعتراضات اور وساوس کے ضمن میں حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کو بھی ذکر کیا ہے اور اس کا شافی جواب بھی دیا ہے''احتساب قادیانیت'' میں وہ تمام رسائل حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب زید مجدہ نے جمع کر دیئے ہیں، جو دیوبند سے بھی شائع ہو رہے ہیں، باذوق احباب ان تمام قدیم کتب و رسائل کا مطالعہ کر سکتے ہیں لیکن رسالہ ہذا میں چوں کہ اس قول کو مستقل موضوع بحث بنا کر مربوط، مضبوط اور مبسوط انداز میں اس کی روایتی و درایتی حیثیت کو واضح کیا گیا، اس لیے اس رسالہ کی افادیت اور نافعیت دو چند ہو گئی، مستقل رسالہ کی حیثیت سے یہ ختم نبوت لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بے حد

قبول فرمائے، آمین۔

رسالہ ہذا کے مرتب عزیز القدر جناب مولانا انصار اللہ قاسمیؔ، مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھرا پردیش کے آرگنائزر ہیں انھوں نے لکھنے پڑھنے میں تحفظ ختم نبوت کو اپنا مستقل موضوع بنایا ہے، موصوف ایک طویل عرصہ سے اس موضوع پر لکھتے آئے ہیں۔ اخبارات اور مجلّات میں اس موضوع پر ان کی تحریریں بہت شوق اور دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو! اسی مجلس کے زیر انتظام اس اہم رسالہ کی اشاعت ہو رہی ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ وآندھرا پردیش، کُل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کی نہایت فعال اور متحرک شاخ ہے، سرکردہ، معزز اور مؤقر علماء کرام اس مجلس کے ارکان وعہدیداران ہیں، محترم جناب مولانا ارشد علی قاسمی صاحب سکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت جیسی حرکیاتی شخصیت کی خصوصی توجہ اور دلچسپی سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف کام کے میدان میں اپنی ہمہ جہت اور ہشت پہلو خدمات اور حسن کارکردگی کے ذریعہ پورے ملک میں اپنی خاص شناخت اور پہچان بنائی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی سرگرمیوں میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے، استحکام نصیب فرمائے اور اس رسالہ کی اشاعت کو مسلمانوں کے لیے ایمان پر استقامت کا اور قادیانی فرقہ کی ہدایت کا ذریعہ بنائے، وصلی اللہ وسلم علی خاتم الانبیاء و سید المرسلین۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

۲۳ / رمضان ۱۴۳۷ھ
مطابق ۲۹ / جون ۲۰۱۶

عرضِ مؤلف

ختمِ نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، یہ عقیدہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی امتیازی شان ہے اور ہر سچے مسلمان کے ایمان کی جان ہے اور اُس کی پہچان بھی، قادیانی فرقہ (جو خود کو احمدی مسلمان/ احمدیہ مسلم جماعت کہتا ہے) اسلام کے اس بنیادی عقیدہ کا منکر اور باغی ہے، مذہب اور ملت سے خارج شدہ یہ گمراہ فرقہ اپنے قیام کے پہلے دن سے ہی مسلمانوں کے لئے فتنہ و آزمائش بنا ہوا ہے، اس فتنہ کی طرف سے عقیدۂ ختمِ نبوت کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بگاڑنے اور بدلنے کی کوشش نہ صرف برابر جاری ہیں بلکہ ہر گذرتے دن کے ساتھ اس میں اضافہ بھی ہوتا جا رہا ہے، اس کے لئے اس عقیدہ سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث میں گمراہ تاویلات کے علاوہ صحابہ کرامؓ اور سلفِ صالحین کی تحریرات میں تحریفات بھی کی جاتی ہیں، ان تاویلات اور تحریفات کا مقصد صرف اپنے گمراہ عقیدہ اور باطل نظریہ ''اجراء نبوت'' کو ثابت کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کے ذریعہ آقاء دوجہاں ﷺ کی شانِ ختمِ نبوت کو مجروح کرنا، امتِ مسلمہ کے ایمان کو بے جان اور اُس کی پہچان کو مشکوک کرنا ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوت کے صاف اور واضح مفہوم و معنیٰ کو پے چیدہ اور گنجلک بنانے کے سلسلہ میں قادیانی فرقہ کی ناپاک اور ناکام کوششوں کی ایک مثال ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول ''قولوا خاتم النبین و لا تقولوا لا نبی بعدہ'' کی قادیانی وضاحت اور تشریح ہے، قطع نظر اس کے کہ حضرت عائشہؓ کی طرف اس قول کی نسبت صحیح ہے بھی یا نہیں؟ اگر صحیح بھی ہے تو آپؓ کے اس کہنے کا کیا مقصد اور منشا ہے؟ کس پس منظر اور تناظر میں آپؓ نے یہ بات ارشاد فرمائی؟ ان سب باتوں کو چھوڑ کر قادیانی فرقہ بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اس قول کو سلسلۂ نبوت و رسالت کے جاری ہونے کی دلیل ٹھہراتا ہے، قادیانی فرقہ کے خانہ ساز عقیدہ کی یہ

خودساختہ دلیل عقل وانصاف کی روشنی میں کہاں تک صحیح ہے؟ اورامانت ودیانت کی رو سے کس حد تک درست ہے؟ زیرنظرتحریر میں ان باتوں کومدلل اور مفصل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔

اس تحریر کاتعلق ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی ذاتِ گرامی سے ہے، یوں تو ''ماں'' کا لفظ ہی مقدس اورمحترم ہوتاہے اورمحبت وشفقت کا ایک مجسم وجودنگاہوں میں پھرجاتا ہے، حضرت عائشہؓ تو صرف ''ماں'' نہیں بلکہ ''ام المؤمنین'' ہیں، عام ماؤوں کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، مگرام المؤمنین حضرت عائشہؓ تو سراپا جنت ہیں، آپؓ کی عظمت وفضیلت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ آپؓ سیدالاولین والاخرین حضرت خاتم النبیین ﷺ کی سب سے چہیتی زوجہ مطہرہ ہیں، پھر چوں کہ اس تحریر میں آپؓ کی طرف منسوب کردہ ایک قول کی بنیاد پرآپؓ پرلگائے غلط اورگمراہ عقیدہ کے الزام کی تردید کی گئی، اس لئے دورانِ تحریراس بندۂ عاصی وعاجز کا ایک خاص دلی احساس اورجذباتی تاثر رہا۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منافقین نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پرنہایت ناپاک اور گندی تہمت لگائی تھی، اس موقع پر امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمرفاروقؓ نے بہت ہی پُرزور انداز میں ام المؤمنینؓ کی عفت وعصمت کی گواہی دی، اور بھرپورطریقہ پرآپؓ کا دفاع کیا، واقعہ افک کے موقع پرحضرت عمرؓ نے یہ تاریخی جملہ کہا تھا: ''سبحانک ھذا بھتان عظیم'' یہ توسراسر بہتان ہے، آپؓ کا یہ جملہ اتنا برموقع اور برجستہ تھا کہ اس تہمت سے برأت کے سلسلہ میں ام المؤمنین کی شان میں قرآن مجید کی جو آیات نازل ہوئیں، یہ جملہ بھی ان آیات میں شامل کردیا گیا——اندازہ یہ ہے کہ واقعہ افک کے نازک اورسنگین موقع پرخلیفہ دوم سیدنا حضرت عمرفاروقؓ کی بے باک اور بے لوث گواہی کواماں جان حضرت عائشہؓ نے زندگی بھریادرکھا، پھر ''ھل جزاء الاحسان الا الاحسان'' (احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے) کے تحت حضرت عمرؓ کے اس احسان کا بدلہ بھی دیا، یعنی روضۂ اطہر میں تدفین کے لئے حضرت عمرؓ کی درخواست قبول فرمائی اوریہ بھی فرمایا: ''یہ جگہ تو میں اپنے لئے محفوظ رکھی تھی مگرآج حضرت عمرؓ کو

اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں‘‘ (تاریخ الخلفاء ص:۱۷۱ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ)۔

پہلے زمانہ کے منافقین کی طرح اس زمانہ کا منافق گروہ قادیانی فرقہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر ایک گمراہ عقیدہ ’’اجرائے نبوت‘‘ کے قائل ہونے کا الزام لگایا ہے اور آپؓ پر بہتان تراشی کی ہے، یہ تحریر دراصل اس الزام کے دفاع کی ایک چھوٹی اور ادنیٰ سی کوشش ہے بہت ہی ڈرتے، سہمتے اور لرزتے ہوئے یہ کہنے کی ہمت کرتا ہوں کہ اماں جان اس حقیر سی خدمت کو قبول فرمائیں گے اور آپؓ کی مبارک روح اس سے خوش ہوگی، قیامت کے دن میدان حشر میں جب کہ ہر طرف ہائے ہائے کار مچی ہوگی اور سگی ماں بھی اپنے جگر گوشہ کو بھول جائے گی، ایسے نازک ترین مرحلہ میں اس سراپا گنہ گار روسیاہ کار کو اپنی روحانی ماں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی آغوش محبت وشفقت میں جگہ نصیب ہوگی۔

میرے لئے بہت ہی مسرت اور سعادت کی بات ہے کہ اس اہم رسالہ کے لئے ختم نبوت اور رد قادیانیت موضوع کے بلند پایہ محقق حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب (نائب ناظم کُل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند) نے اپنا قیمتی مقدمہ تحریر فرمایا ہے اور اس میں موضوع کی تاریخی حیثیت کو اُجاگر فرمایا ہے، حضرت مولانا گورکھپوری کا یہ مقدمہ رسالہ ہذا کے لئے ’’نگینہ‘‘ کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے اس جذبہ شفقت ومحبت کو قبول فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ حضرت مولانا کے سایہ کو تادیر قائم رکھے۔

ختم نبوت اور قادیانیت کے موضوع پر اس حقیر کی دوسری تحریروں کی طرح یہ تحریر بھی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھرا پردیش (شاخ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند) کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے، اس کے لئے یہ عاجز مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام معزز ارکان وعہدیداران کا شکر گذار اور احسان مند ہے، اپنی ان ٹوٹی پھوٹی، چھوٹی موٹی اور ہلکی پھلکی تحریروں کو ان بزرگوں کی مخلصانہ دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اثر سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ ان کی زندگیوں میں خیر وبرکت عطا فرمائے، ان کی ہمہ جہت اور ہشت پہلو

دینی وملی اور تنظیمی خدمات کو دیر اور دور تک کے لئے قبول فرمائے، اسی طرح ارتدادی فتنوں کے سد باب کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات وسرگرمیوں میں وسعت نصرت اور استقامت عطا فرمائے، اس طرح پر کہ اُس کا ہر آنے والا دن اُس کے گذرے ہوئے دن سے بہتر اور خوب سے خوب تر ہو، وللاٰ خرۃ خیرلک من الاولیٰ ..... واللہ ھو المستعان، والصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ۔

محمد انصار اللہ قاسمی
خادم مجلس تحفظ ختم نبوت
واستاذ المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد

۲/ شعبان ۱۴۳۷ھ
10 / مئی 2016ء

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ
کا مقام ومرتبہ

آقاء دوجہاں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی ازواج مطہرات میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا ایک خاص مقام ومرتبہ ہے، آپؓ رسول اللہ ﷺ کی سب سے کم عمر اور چہیتی زوجہ مطہرہ تھیں۔

حضرت عائشہؓ کی فضیلت ا رعظمت کے بارے میں خود نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

’’مَردوں میں تو با کمال بہت سے گذرے ہیں اور عورتوں میں سب سے زیادہ با کمال حضرت عمران کی بیٹی مریم (والدہ حضرت عیسیٰ) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ ہیں اور تمام عورتوں پر حضرت عائشہؓ کو ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی کہ ثرید (عرب کے خاص اور نہایت لذیذ کھانے کی ڈش) کو تمام کھانوں پر ہے‘‘ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۳۷۶۹ باب فضل عائشہؓ)۔

خود حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

’’حضرت جبرئیل ہرے ریشمی کپڑے میں اُن کی تصویر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیے اور عرض کیا! یہ آپ کی زوجہ ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی‘‘ (سنن ترمذی ۶/ ۳۹۴ باب من فضل عائشہؓ، حدیث نمبر: ۴۲۱۸)

ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:

’’اے عائشہؓ! یہ جبرئیل ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، اور عرض کیا آپ انھیں دیکھتے ہیں، ہم نہیں دیکھ سکتے‘‘ (حوالہ سابق، حدیث نمبر: ۴۲۱۹)

حضرت عائشہؓ کے علمی کمال کے بارے میں صحابیٔ رسول حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے:

’’جب کبھی صحابہ کرامؓ کے سامنے مشکل مسئلہ پیش آتا تو ہم وہ مسئلہ

حضرت عائشہؓ سے دریافت کرتے اور آپؓ ہی سے ہمیں اُس کا صحیح جواب معلوم ہوتا‘‘ (حوالہ سابق حدیث نمبر: ۴۲۲۱)

آں حضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور دیگر صحابیات میں سب سے زیادہ روایات حضرت عائشہؓ سے منقول ہیں، بالخصوص خواتین کے خصوصی اور اہم مسائل کی رہنمائی کے سلسلہ میں نبی ﷺ کی تعلیمات کا قیمتی سرمایہ اور بڑا ذخیرہ آپؓ کے توسط سے امت مسلمہ کو ملا ہے، قرآن مجید میں جہاں مختلف صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے حوالہ سے بعض آیات کا نزول ہوا وہیں بطور خاص ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے متعلق بھی بعض مقامات پر قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں، ان میں ’’سورۃ النور‘‘ بھی ہے، اس سورت کے دوسرے رکوع میں ’’واقعہ افک‘‘ کے نام سے ایک اہم واقعہ بیان کیا گیا، اس واقعہ میں اماں جان حضرت عائشہؓ کی عفت وعصمت کا واضح اعلان کیا گیا، قرآن مجید کی یہ آیات رہتی دنیا تک ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی پاکیزگی اور پاکدامنی کا عنوان بن گئیں، آں حضرت ﷺ کے زمانہ میں منافقین نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر ایک سنگین گناہ کا الزام لگا کر آپؓ کے دامن عفت وعصمت کو داغدار کرنے کی بدترین کوشش کی تھی، سورۃ النور کی آیات کے نزول کے بعد یہ ناپاک کوشش ناکام ہوگئی۔

دورِ حاضر کے منافقین

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منافقین اپنی اسلام دشمنی اس طرح نکالتے تھے کہ کسی مسلمان پر کوئی الزام لگا دیا، کسی کو آپس میں لڑا دیا، کسی کے بارے میں کوئی افواہ اڑا دی، کوئی غلط فہمی پھیلا دی، اس طرح ان کا مقصد مسلم معاشرہ میں امن وامان کو بگاڑنا اور اس میں اختلاف وانتشار کو بڑھاوا دینا ہوتا تھا، رحمت دوعالم ﷺ چوں کہ باحیات تھے اور صحابہ کرامؓ بھی براہ راست نزول وحی کا مشاہدہ کرتے تھے، اس لئے اس مبارک زمانہ میں منافقین اسلامی تعلیمات اور عقائد کو بگاڑنے اور مسخ کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے تھے، پھر جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے تو منافقین نے اسلام دشمن کارروائیوں کو انجام دینے کے لئے اپنا پینترا بدلا، اس گروہ نے

نفاق کا نیا نقاب پہنا اور اپنے زہر آلود ذہنوں سے نہ صرف مسلم معاشرہ میں اختلاف وانتشار کو بڑھاوا دینے لگے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اسلامی عقائد اور تعلیمات میں تحریف کے ذریعہ ان کو زنگ آلود کرنے کی ناپاک کوششیں بھی شروع کر دیں، خلیفہ سوم امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد عبداللہ بن سبا نامی ایک یہودی اور منافق شخص کی قیادت میں ان کوششوں کا باضابطہ آغاز ہوا، اس ملعون نے اہل بیت اطہارؓ سے محبت کے نام پر تمام صحابہ کرام وصحابیات رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر سبّ وشتم کرنے کو اپنے عقیدہ ونظریہ کا لازمی جز قرار دیا، پھر ہر گذرتے زمانہ کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منافقانہ کارروائیوں میں ترقی اور منافقانہ چالوں میں تبدیلی ہوتی رہی۔

اس وقت یہ صورتِ حال بام عروج پر ہے، ہر گمراہ اور دجالی فرقہ اپنے باطل عقائد ونظریات کو اسلامی تعلیمات کا عنوان بنا کر پیش کر رہا ہے، اس میں سرفہرست منکر ختم نبوت قادیانی فرقہ ہے، [۱] زمانۂ رسالت میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منافقین کی سازشوں کا طریقۂ

---

[۱] اس فرقہ کے ماننے والے اپنے آپ کو ''احمدی مسلمان'' اور اپنے فرقہ کو ''احمدیہ مسلم جماعت'' کہتے ہیں، مرزا غلام قادیانی اس فرقہ کا بانی اور پیشوا ہے، قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا میں یہ شخص پیدا ہوا، مرزا غلام قادیانی اپنا سن پیدائش ۱۸۴۰ء اور ۱۸۳۹ء لکھتا ہے، جب کہ اس کے ماننے والے ۱۸۳۵ء کو سن پیدائش بتاتے ہیں، البتہ اس پر اتفاق ہے کہ ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء لاہور پاکستان میں اس شخص کی موت ہوئی، ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ پنجاب میں مرزا غلام قادیانی نے باضابطہ اپنے فرقہ کی بنیاد رکھی، اور اس کو ''سلسلۂ عالیہ احمدیہ'' کا نام دیا گیا، مرزا غلام قادیانی نے مہدی، عیسیٰ مسیح اور دیگر بے شمار دعوؤں کے ساتھ ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا، مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک متفقہ طور پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور مرتد ہے۔

۱۹۷۴ء میں پڑوسی ملک پاکستان کی قومی اسمبلی نے اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس کے علاوہ ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء میں اس قومی فیصلہ کے مؤثر نفاذ کے لئے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق شہیدؒ کے دورِ اقتدار میں امتناعِ قادیانیت بل منظور کیا گیا، اس بل کی رو سے اس فرقہ کو مسلمان کہنے، مسلمان بتانے اور باور کرانے سے روک دیا گیا، اسی طرح اسلامی اصطلاحات اور آداب والقاب کو یہ فرقہ استعمال نہیں کر سکتا، نیز تمام مسلم ملکوں کی نمائندہ تنظیم ''رابطہ عالمِ اسلامی'' نے ۱۹۷۴ء میں منعقدہ کانفرس میں اس فرقہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

بالکل سادہ تھا لیکن دورِ حاضر کے اس منافق گروہ کا طریقۂ کار نہایت خطرناک اور زہر آلود ہے، اس لئے دین وشریعت کے ماہرین اور شارحین نے اس منافق ٹولہ کے لئے ''زندیق'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے، زندیق وہ ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے نام سے پیش کرے، پس قادیانی فرقہ میں اسلام سے بغاوت اور عداوت کے کئی ایک عناصر جمع ہو گئے، عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے کافر ہے، پہلے مسلمان پھر بعد میں اسلام سے پھر جانے کے جرم میں یہ مرتد ہے، اپنے کفر کو چھپا کر خود مسلمان کی حیثیت سے باور کروانے کے جرم میں یہ منافق ہے اور پھر اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے نام سے پیش کرنے کے جرم میں یہ زندیق ہے۔

قادیانی فرقہ کا بہتان

اس مجموعۂ کفر ونفاق گروہ نے دورِ اول کے منافقین کی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر یہ تہمت لگائی کہ وہ بھی سلسلۂ نبوت ورسالت جاری ہونے کی قائل تھیں، چناں چہ اس گمراہ اور خارج از اسلام قادیانی فرقہ کی طرف سے حضرت عائشہؓ سے منسوب ایک قول پیش کیا جاتا ہے، اس میں آپؓ فرماتی ہیں:

''قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ''

آں حضرت کو خاتم النبیین کہو، یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(حوالہ: تکملہ مجمع بحار الانوار[1] ص: ۸۵، ج: ۴ بحوالہ قادیانی کتاب ''مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص: ۴۹۲ ص: ۵۲۷ مصنفہ ملک عبدالرحمن خادم، ڈسمبر ۱۹۴۵ء)

قادیانی فرقہ کے لوگ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ وہؓ بھی نبی ﷺ کے بعد انبیاء کرام کی تشریف آوری کی قائل تھیں اور سلسلۂ نبوت ورسالت کو جاری مانتی تھیں، تب ہی تو آپؓ لوگوں کو ''لا نبی بعدہ'' کہنے سے منع فرما رہی ہیں، قادیانی فرقہ کے اس بہتان اور گمراہ کن استدلال سے متعلق چند باتیں قابلِ توجہ ہیں:

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر:

اسلام میں سلسلۂ سند کی اہمیت

دوسرے مذاہب وادیان پر اسلام کی فضیلت اور فوقیت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اسلامی عقائد وتعلیمات کی بنیاد دیگر مذاہب کے نظریات اور تعلیمات کی طرح دیومالائی کہانیوں اور من گھڑت قصوں پر نہیں ہے، بل کہ استناد اور اعتماد کی مضبوط بنیادوں پر ہی اسلامی عقائد وتعلیمات تسلیم کئے جاتے ہیں، عقیدہ اور عمل سے متعلق اگر کوئی بات سند کے اعتبار سے کمزور ہو تو اُس کو اُس کے ''درجہ ضعف'' کے مطابق اختیار کیا جاتا ہے، بالخصوص عقائد کے معاملہ میں ضعیف اور نامعلوم سند سے ثابت شدہ کوئی بات بالکلیہ طور پر ناقابل قبول ہوتی ہے، اس لئے اسلام میں سلسلۂ سند کی اہمیت کے پیش نظر مشہور محدث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (۱۱۸ھ =۱۸۱ھ) کا یہ جملہ مشہور ہے ''**لو لا الاسناد لقال من شاء و ماشاء**'' اگر سند کا سلسلہ نہ ہوتا تو آدمی جو چاہے کہہ دیتا، پھر یہ کہ آج کے علم وتحقیق کے دور میں صرف مذہبی باتیں اور خبریں ہی نہیں بلکہ دنیا کے

---

[۱] ''مجمع بحار الانوار'' اس کتاب کا نام پورا نام یہ ہے: مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار ، یہ کتاب فنِ حدیث سے متعلق ہے، اس کتاب میں احادیث کے الفاظ وجملوں کی لغوی واصطلاحی تحقیق اور تشریح کی گئی ہو، یعنی لغتِ حدیث کی تسہیل وتفہیم کتاب کا اصل موضوع ہے، یہ کتاب ۱۲۸۳ھ میں منشی نول کشور لکھنو یوپی سے طبع ہوئی، اس رسالہ کی ترتیب کے دوران حوالہ کی تحقیق کے لئے یہی نسخہ احقر کے سامنے رہا، ڈیرھ سو سال سے زیادہ قدیم یہ نسخہ معروف اور قدیم دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ کی لائبریری میں موجود ہے، حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب کے حوالہ سے معلوم ہوا کہ از ہر ہند دارالعلوم دیوبند کی لائبریری میں بھی یہ کتاب موجود ہے، اصل کتاب تین جلدوں میں ہے، تیسری جلد میں ''تکملہ مجمع بحار الانوار'' کے نام سے مزید اضافہ کیا گیا۔

کتاب کے مصنف ہندوستان میں صوبہ گجرات کے مشہور محقق اور بلند پایہ محدث علامہ شیخ محمد بن طاہر پٹنی ہیں، ۹۱۴ھ مطابق ۱۵۰۸ء پٹن علاقہ میں آپؒ کی پیدائش ہوئی، ۹۴۴ھ میں آپؒ نے حرمین شریفین کا سفر فرمایا اور فریضہ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے، اپنے علاقہ میں آپؒ نے بدعات وخرافات اور فتنہ مہدویت کی تردید میں زبردست اور تاریخ ساز خدمات انجام دی، یہاں تک کہ اس راہ میں جام شہادت نوش فرمایا ۹۸۶ھ مطابق ۱۵۷۸ء میں مدھیہ پردیش کے شہر اُجین کے قریب مالوہ کے علاقہ میں ظالموں نے آپ کو شہید کردیا، آپ کی کُل عمر ۷۲/ سال تھی، ملخصاً مجمع بحار الانوار: ج ۳ ص: ۵۵۵۔

عام معاملات میں بھی خبروں کو قبول کرنے اور ان پر یقین کرنے کے لئے ''مصدقہ، معتبر اور باوثوق ذرائع'' کا ہونا ضروری ہے، اگر خبروں کو قبول کرنے اور رد کرنے کا کوئی معیار نہ ہو تو پھر افواہ سازی اور حقیقت بیانی میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

"قولوا خاتم النبین ولاتقولوا لانبی بعدہ"

محدثین کی نظر میں

بادی النظر میں فن حدیث کے شارحین اور ماہرین کی تحقیق کے مطابق حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب یہ قول سند کے اعتبار سے بہت ہی کمزور اور ضعیف ہے، اس لئے یہ قول عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق دوسری صحیح صریح اور مرفوع احادیث کے مقابلہ میں نا قابل استدلال ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کی سند اس طرح ہے:

حدثنا حسین بن محمد قال : حدثنا جریر بن حازم، عن محمد، عن عائشةرضي الله عنها، قالت: قولوا خاتم النبیین ، ولا تقولوا: لانبی بعدهٔ

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ ان یقول لانبی بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب الادب، حدیث نمبر: ۲۷۱۸۶، ج: ۱۳، ص: ۵۶۶)[۱]

---

[۱] یہ کتاب فن حدیث سے متعلق ہے، محدثین کی اصطلاح میں ''المصنف'' اُس کتاب کو کہتے ہیں جس میں فقہی ابواب کی ترتیب پر احادیث کو جمع کیا گیا، مثلاً کتاب الطهارة، کتاب الصلوٰة وغیرہ ان جمع کردہ احادیث میں مرفوع، موقوف اور منقطع تمام ہی قسم کی احادیث ہوتی ہیں، یعنی ایسی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث صحابہ کرامؓ کے اقوال، تابعین اور تبع تابعین کے فتاوی بھی ہوتے ہیں۔

کتاب کے مصنف کا پورا نام اس طرح ہے: ''امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبة العبسی کوفی'' ہے، ۱۵۹ھ مطابق ۷۷۶ء میں آپ کی پیدائش ہوئی اور ۲۳۵ھ مطابق ۸۴۹ء میں آپؒ کی وفات ہوئی، جملہ ۷۶/سال آپؒ باحیات رہے، مدینہ منورہ کے مشہور اور نامور محدث شیخ عوامہ نے اس کتاب کو ایڈٹ کیا، اور ان ہی کی اجازت سے دوسری مرتبہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی پاکستان کے زیر اہتمام یہ کتاب ۲۶/جلدوں میں شائع ہوئی۔

اس سلسلہ میں محدثین اور محققین کی بیان کردہ باتیں کچھ اس طرح ہیں:

الف: ''مصنف ابن ابی شیبہ'' کتاب کے پرانے نسخوں میں حضرت جریر بن حازم اور حضرت عائشہؓ کے درمیان کوئی راوی نہیں تھے، حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کی سند کے الفاظ یوں تھے" حدثنا حسین بن محمد، قال حدثنا جریر بن حازم، عن عائشة..." (دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبۃ ۹/۱۰۹ مطبوعہ دار السلفیہ ممبئی انڈیا ایڈیشن ۱۹۸۱ء دار التاج بیروت لبنان کا مطبوعہ نسخہ ۵/۳۳۶ ایڈیشن ۱۹۸۹ء بحوالہ مطالعۂ قادیانیت ص: ۱۰۸/ حافظ عبید اللہ) موجودہ نئے ایڈٹ شدہ نسخوں میں حضرت عائشہؓ اور حضرت جریر بن حازم کے درمیان ''محمد'' نامی ایک نئے راوی کا اضافہ ہے، اس نئے راوی سے مراد حضرت محمد بن سیرین ہیں، [۱] حضرت محمد بن سیرینؒ نے حضرت عائشہؓ کا زمانہ تو پایا ہے، لیکن براہِ راست ان سے حدیث سننے (سماع) اور ملاقات کے شرف انھیں نہیں ملا، اس بارے میں ابوزکریا یحییٰ بن معین (المتوفی: ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں: ''ابن سیرین لم یسمع من عائشة رضی اللہ عنہا شیئا'' (تاریخ ابن معین ج:۱ص:۱۲۷)

جس سند میں ایسی بات ہو یعنی ایک راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات اور سماع نہ ہو اس کو فن حدیث کی اصطلاح میں ''منقطع'' کہتے ہیں، منقطع حدیث کا حکم بھی ضعیف حدیث کے حکم کی طرح ہے اور وہ ضعیف احادیث ہی کی ایک قسم ہے، مشہور محدث سلیمان بن ناصر العلوان لکھتے ہیں:

''والاصل فی المنقطع انه حديث ضعيف'' (شرح الموقظہ ج:۲ص:۷۳)

ایک دوسرے محدث حاتم بن عارف تحریر فرماتے ہیں:

''والمنقطع من اقسام الضعيف'' (التخریج و دراسته الاسانید، ج:۱، ص:۵۵)

ب: اگر کتاب ''مصنف ابن ابی شیبہ'' کے قدیم نسخوں کو پیش نظر رکھا جائے تو حضرت

---

[۱] حضرت محمد بن سیرین مشہور تابعی ہیں، جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابہ کرامؓ کی بافیض صحبت آپؒ کو ملی ہے، بلند پایہ تابعین میں آپؒ کا شمار ہوتا ہے، خوابوں کی تعبیر میں آپؒ کو خاص اہمیت اور اتھاریٹی حاصل ہے، آپ کی کنیت ابوبکر ہے، مشہور صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انسؓ کے آپؒ آزاد کردہ غلام ہیں، ملک عراق سے آپؒ کا تعلق ہے، عراق کے مشہور شہر بصرہ میں ۳۳ھ مطابق ۶۵۳ء میں آپؒ کی ولادت ہوئی، اور ۱۱۰ھ مطابق ۷۲۹ء میں آپؒ کی وفات ہوئی، جملہ ۷۷/سال آپؒ باحیات رہے۔ (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ۴/۶۰۶-تہذیب التہذیب ۲/۸۵)

عائشہؓ کے قول میں سند ''منقطع'' ہونے کی بات اور بھی زیادہ واضح ہوتی ہے، اس لئے کہ ان نسخوں میں حضرت جریر بن حازمؒ کے بعد حضرت محمد بن سیرین کا واسطہ بھی نہیں ہے، یہ بتایا گیا کہ حضرت جریر بن حازم خود حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ سے حضرت جریر بن حازمؒ کی ملاقات اور سماع تو بہت دور کی بات، وہ حضرت عائشہؓ کے زمانہ میں پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، ۸۵ھ مطابق ۷۰۴ء میں ان کی پیدائش ہوئی اور ۱۷۰ھ مطابق ۷۸۷ء میں ان کی وفات ہوئی، حضرت جریر بن حازم ثقہ (قابلِ اعتماد) تو ہیں، لیکن آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے (یعنی ان سے حدیث کے الفاظ یا سلسلۂ سند کے افراد کو بیان کرنے میں سن رسیدہ یا نابینا ہونے کی وجہ سے یا ان کی تحریروں کے ناپید ہوجانے کی وجہ سے غلطی ہوجایا کرتی تھی، دیکھئے: تہذیب التہذیب: ج:۲،ص:۱۷) واضح رہے حضرت عائشہؓ کی وفات ۵۸ھ میں ہوئی، پس جب حضرت جریر بن حازمؒ کے سن پیدائش اور حضرت عائشہؓ کے سن وفات میں ۲۷/ سال کا فرق ہے، اور اس کی وجہ سے سند میں آخری درجہ کا انقطاع ہو تو یہ روایت کیسے صحیح اور درست ہوسکتی ہے؟؟ اور اس کو کیوں کر قبول کیا جاسکتا ہے؟؟

فن حدیث کی ایک اور مشہور کتاب ''تاویل مختلف الاحادیث'' میں حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کو نقل کرنے کے بعد اس کی سند سے متعلق حاشیہ میں یہ بات اس طرح واضح کی گئی:

> ”ضعیف ، اخرجه ابن ابی شیبه(۳۶۶۵۳)بسند صحیح الی جریربن حازم عن عائشة به ،وهذا انقطاع عظیم !! وجریر..... بغض النظر عما قیل فیه......روایته عن مثل عائشة لاتکادنسمع !! وانی لمن عاصر صغار التابعین ان یروی ام المؤمنین!! فکأنه معضل !!(ص:۲۵۳)
>
> یہ قول ضعیف ہے، ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتاب ''مصنف'' کی حدیث نمبر: ۳۶۶۵۳ میں پیش کیا ہے: جریر بن حازم تک صحیح سند کے ساتھ پھر حضرت عائشہؓ سے ان کی روایت، یہ زبردست انقطاع ہے اور جریرابن حازم کے

بارے میں جو کچھ کہا گیا اُس کو نظر انداز کرتے ہوئے، یہ کہنا درست ہوگا کہ حضرت جریر بن حازم کا حضرت عائشہؓ سے اس طرح کی روایت نقل کرنا ہی ناممکن ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ سے ان کا ''سماع'' ثابت ہی نہیں ہے، جنہوں نے تبع تابعین کا زمانہ پایا ہو وہ کیسے ام المؤمنین سے روایت کرسکتے ہیں، گو یا ان کی روایت منقطع ہے، جو ضعیف احادیث کی اقسام میں سے ہے۔

ج: حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول میں سند کے اس کمزور پہلو کو نظر انداز بھی کردیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ''موقوف'' کہلاتی ہے، یعنی وہ حدیث جس کا سلسلۂ سند رسول اللہ ﷺ تک نہ پہونچتا ہو بلکہ کسی صحابی پر ختم ہوگیا ہو، خواہ وہ کسی صحابی کا قول ہو یا فعل یا کسی کے قول وفعل پر ان کی توثیق یا تردید ہو، اس کے مقابلہ میں ''حدیث مرفوع'' ہوتی ہے، اس کا سلسلۂ سند صحابی سے آگے جاکر رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوتا ہے، محدثین کے یہاں ضابطہ یہ ہے کہ جب حدیث مرفوع اور حدیث موقوف میں تعارض (اختلاف) ہوجائے تو حدیث مرفوع کو ترجیح دی جائے گی، ایک طرف مرفوع احادیث میں خود رسول اللہ ﷺ ایک سے زائد مرتبہ اپنی زبان مبارک سے اپنے بارے میں ''لانبی بعدی'' فرمارہے ہیں اور دوسری طرف منقطع سند سے منقول موقوف حدیث میں حضرت عائشہؓ فرمارہی ہیں ''لاتقولوا لانبی بعدہ'' ایسے موقع پر براہ راست رسول اللہ ﷺ سے مروی ارشاد گرامی ہی قابل قبول اور لائق ترجیح ہوگا، اس سلسلہ میں محدثین کی وضاحت ملاحظہ ہوں:

> ''اذا وقع التعارض بین الحدیث الصحیح المرفوع والاثر الموقوف فالواجب تقدیم المرفوع علی الموقوف، لان المرفوع کلام النبی ﷺ والموقوف من کلام الصحابی، ولا شک ان قول المعصوم ﷺ یقدم علی قول الصحابی.......''
>
> (المستصفیٰ لامام الغزالی۔ ص: ۱۱۳، ج:۲)

جب حدیث صحیح مرفوع اور موقوف اثر میں تعارض ہوجائے تو موقوف اثر پر مرفوع حدیث کو لازماً ترجیح دی جائے گی، اس لئے کہ مرفوع حدیث نبی

ﷺ کا کلام ہے اور موقوف اثر صحابی کا کلام ہے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ نبی معصوم ﷺ کے قول کو صحابی کے قول پر فوقیت حاصل رہتی ہے''۔

د: ختم نبوت کا تعلق عقائد سے ہے، اعمال سے نہیں، عقائد کا ثبوت دین وشریعت کے ان مراجع اور ماٰخذ سے ہوتا ہے جو قطعی الثبوت ہوں اور وہ بھی ان کے اُن دلائل سے جو قطعی الدلالۃ ہیں، یعنی وہ مرجع بذات خود اپنے وجود اور ثبوت میں بالکل قطعی ہو اور جو بات اس مرجع سے ثابت کی جارہی ہے وہ بھی اپنے معنی ومفہوم پر دلالت کرنے میں بالکل یقینی اور حتمی ہو، دین وشریعت کے ماہرین کے نزدیک ایسے مراجع تین ہیں، قرآن مجید، حدیث متواتر اور اجماع امت، رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ ان تینوں مراجع سے ثابت ہے یعنی اس کا ثبوت بالکل قطعی اور یقینی ہے، اس کے برخلاف حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کا یہ درجہ نہیں ہے، اس لئے اس قول کی وجہ سے قرآن مجید، حدیث متواتر اور اجماع امت جیسے قطعی الثبوت مصادر ومراجع اور ان کے قطعی الدلالۃ دلائل سے واضح طور پر ثابت شدہ عقیدہ ''ختم نبوت'' کو رد نہیں کیا جاسکتا؟

اس بات کو یوں بھی کہا اور سمجھا جاسکتا ہے کہ اسلامی عقائد وتعلیمات کے ثبوت کے سلسلہ میں جہاں سند کی اہمیت ہے وہیں ان ثبوتوں کو قبول کرنے کے لئے ''درجہ بندی'' کو بھی خاص دخل ہے، تمام ثبوتوں کو ایک پلڑے میں نہیں رکھا جاسکتا، بلکہ اُن ثبوتوں کو ان کے درجہ کے لحاظ سے قبول کیا جاتا ہے، مثلاً ایک بات خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور وہی بات صحابہ کرامؓ سے بھی ثابت ہے، اس بات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی، پریشانی اُس وقت ہوگی جب آں حضرت ﷺ سے ثابت شدہ اور صحابہ کرامؓ سے ثابت شدہ کسی بات میں بظاہر تعارض اور ٹکراؤ معلوم ہو، اس موقع پر ''درجہ بندی'' کا سوال کھڑا ہوگا، ظاہری بات ہے ایسے موقع پر درجہ بندی کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی بات ہی کو ترجیح دی جائے گی اور آپ ﷺ کا فرمان ہی قابل قبول اور لائق عمل ہوگا، جیسے حکومت کی پالیسی/موقف کے سلسلہ میں وزیر اعظم کی ایک رائے ہوتی ہے پھر اس رائے کے بالکل خلاف کابینہ کا وزیر کوئی بات کہتا ہے، اس مرحلہ میں ہر

معمولی عقل اور فہم رکھنے والا جانتا ہے کہ کس کی بات قبول کی جائے گی اور کس کی بات رد کی جائے گی؟

زیر بحث عقیدہ میں ایک طرف بالکل صحیح اور اعلیٰ درجہ کی سند کے ساتھ کئی ایک احادیث میں آپ ﷺ کا صریح ارشاد ہے " انا خاتم النبیین لا نبی بعدی " میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، "لا نبی بعدی" کے الفاظ رسول اللہ ﷺ اپنی زبان حق ترجمان سے خود اپنے بارے میں فرما رہے ہیں، دوسری طرف ایک ضعیف اور مجہول سند سے حضرت عائشہؓ سے منسوب قول ہے "قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ" یہاں ہر عقل مند حق پسند اور انصاف کا پابند بآسانی فیصلہ کر سکتا ہے کہ کون سا قول قابل قبول ہوگا؟ غرض یہ کہ حضرت عائشہؓ سے منسوب قول میں سند کی کمزوری کو نظر انداز بھی کر دیا جائے اور کسی نہ کسی درجہ میں اُس کو صحیح مان بھی لیا جائے، تب بھی ثبوتوں کو قبول کرنے میں درجہ بندی کے لحاظ سے ترجیح آں حضرت ﷺ ہی ارشادِ گرامی ہی کو ہوگی۔

بعض مرتبہ دینی حقائق کے بیان میں عوام کی عقل و فہم کا لحاظ بھی ضروری

محدثین کے ان آراء کے علاوہ اہم بات یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے اس قول کو نقل کرنے کے لئے کتاب کے مصنف "ابن ابی شیبہ" نے "باب من کرہ ان یقول لا نبی بعد النبی ﷺ" کے الفاظ میں باب کا عنوان رکھا ہے، مطلب یہ کہ حضرت عائشہؓ نے "لا نبی بعدہٗ" نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں" کہنے کو ناپسند کیا ہے، ناجائز اور غلط نہیں فرمایا، ایسا کہنے کو مناسب نہیں سمجھا، بعض مرتبہ بات بالکل سچی اور حقیقت پر مبنی ہوتی ہے، لیکن کسی معقول اور قابل قبول وجہ سے اُس کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھا جاتا، جیسے کوئی بھی شخص اپنے والد کو یا کسی بھی بڑے آدمی کو اُس کے نام سے نہیں بلاتا، حالاں کہ اُس شخص کا نام ایک حقیقت ہوتا ہے لیکن اپنے بڑوں کو نام سے بلانا خلاف ادب ہے اور اس سے ان کا مقام و مرتبہ مجروح ہوتا ہے، اس لئے نام سے بلانے اور پکارنے کو نامناسب مانا گیا، "**لا نبی بعدہ**" کہنے کو اس لئے ناپسند اور نامناسب

سمجھا گیا کہ اس سے حضرت عیسیٰ کے نزول کا متواتر اور متوارث عقیدہ بظاہر مجروح ہوتا ہے، کم علم اور کم فہم مسلمان اس اجماعی عقیدہ کا انکار کر کے نعمت ایمان سے محروم ہو سکتے ہیں، **العیاذ باللہ۔**

احادیث میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں کہ بعض مرتبہ کسی دینی حکمت اور شرعی مصلحت کے پیش نظر لوگوں کو غلط فہمی اور گمراہی سے بچانے کے لیے حقیقت پر عمل نہیں کیا گیا اور سچائی کے اظہار کو بہتر نہیں سمجھا گیا، اس سلسلہ میں خود حضرت عائشہؓ کی ایک روایت ہے، اس روایت میں رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں:

> ''اے عائشہ! اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں (حضرت ابراہیمؑ کی اصل تعمیر کے مطابق) کعبۃ اللہ (کی عمارت) میں تبدیلی کرتے ہوئے اُس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازہ سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے نکلتے'' چناں چہ رسول اللہ ﷺ کے منشاء کے مطابق حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (اپنے زمانہ خلافت میں) ایسا ہی کیا تھا''

(صحیح بخاری کتاب العلم، باب من ترک بعضا لاختیار۔۔۔ ج:۱ص:۶۶، حدیث نمبر:۱۲۶)

پس جیسے رسول اللہ ﷺ نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے معاملہ میں لوگوں کو بدگمانی سے بچانے کے لئے اپنے صحیح منشاء اور حق جذبہ کو پورا نہیں فرمایا، اسی طرح حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات کو سامنے رکھ کر قرب قیامت حضرت عیسیٰؑ کی تشریف آوری سے متعلق عام لوگوں کو شک وشبہ سے بچانے کے لئے ''**لانبی بعدہ**'' کہنے سے منع فرمایا، پھر یہ کہ ہر انسان کا حلیہ اور اُس کا جسمانی ڈھانچہ جیسے دوسرے انسان سے مختلف ہے، اسی طرح ایک انسان کے سوچنے اور سمجھنے کا زاویہ بھی دوسرے سے الگ ہوتا ہے، اس لئے ہر بات ہر ایک سے نہیں کہی جاتی، خلیفہ چہارم امیر المؤمنین سیدنا حضرت علیؓ نے بہت ہی معنیٰ خیز جملہ فرمایا ہے:

> ''حدثوا الناس بما یعرفون أتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ''
>
> (صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم کراھیۃ ان لا یفھمو حدیث نمبر:۱۲۷، جلد:۱، ص۶۶)
>
> لوگوں سے وہ باتیں بیان کرو جن کو وہ سمجھ سکتے ہیں (عوام کے سامنے مشکل

باتیں بیان کرکے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی بیان کردہ باتیں جھٹلا دی جائیں۔

ایسا ہی ارشاد صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا ہے ”ما أنت بمحدثٍ قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم إلّا کان لبعضهم فتنة“ جب بھی آپ لوگوں سے ایسی بات کرتے ہیں جہاں تک ان کے ذہنوں کی رسائی نہیں تو ان میں بعض لوگوں کے لئے ایسی بات فتنہ بن جایا کرتی ہے“ (مقدمہ صحیح مسلم: ۱/۱۰)

حضرت عائشہؓ کے قول کا مقصد و منشاء

الف) کسی بات کا کوئی بھی نتیجہ نکالنے اور بیان کرنے سے پہلے بات کہنے والے کے مقصد و منشاء کو سمجھنا اور سامنے رکھنا بھی نہایت ضروری ہے، اس اصول کی خلاف ورزی سے ”بات کا بتنگڑ“ ہو جاتا ہے، کوئی شخص خاص مقصد کے تحت اور منشاء کے مطابق ایک بات کہتا ہے، لیکن مفاد پرست اُس مقصد و منشاء کو جانتے بوجھتے نظر انداز کرتے ہیں اور اپنے گمراہ نظریات کو ثابت کرنے کے لئے اُس بات کا سہارا لیتے ہیں، سلسلۂ نبوت جاری ہونے کی دلیل میں قادیانی فرقہ کی طرف سے پیش کردہ حضرت عائشہؓ کے قول کا اصل مقصد و منشاء کیا ہے؟ کیا ام المؤمنین حضرت عائشہؓ قادیانی فرقہ کی طرح نعوذ باللہ عقیدہ ختم نبوت کے منکر اور آپ ﷺ کے بعد انبیاء کرام کی آمد کی قائل تھیں؟؟ سچی اور صحیح بات یہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت عائشہؓ بھی عقیدہ ختم نبوت کی قائل تھیں، رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کے سلسلہ میں جیسے دوسرے صحابہ کرامؓ کی روایات موجود ہیں تو اسی طرح صحیح سند کے ساتھ خود حضرت عائشہؓ کی صریح روایت بھی منقول ہے، ملاحظہ ہوں:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِی ﷺ قَالَ: لَا يَبْقِى بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَةِ شَیْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتِ؟ قَالَ:

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْتُرىٰ لَهُ (مسند احمد حدیث نمبر :۲۴۹۷۷/مسند النساء/مسند الصدیقه عائشة بنت الصدیق)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد نبوت میں سے صرف ''مبشرات'' باقی ہیں صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات، اچھے خواب ہیں، جو مسلمان دیکھتا ہے، یا اُس کے لئے کوئی اور دیکھتا ہے''۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بالکل واضح اور کھلے طور پر عقیدہ ختم نبوت کی قائل ہیں، پھر جب عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا موقف اتنا واضح ہے تو آپؓ کی طرف منسوب قول ''قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعده'' کا مقصد اور منشاء کیا ہے؟ اس مقصد و منشاء کی وضاحت حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت سے ہوتی ہے، خاص بات یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عائشہؓ کے قول سے متصلاً نقل کی گئی، اس سے ابن ابی شیبہ کا مقصد یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کے قول کے ظاہری مفہوم و معنیٰ سے کسی کو دھوکہ دینے اور دھوکہ کھانے کا موقع ہی نہ رہے، روایت کے الفاظ یوں ہیں:

حدثنا ابو اسامة عن مجاهد قال: اخبرنا عامر قال: قال رجل عند المغيرة بن شعبة: صلى الله على محمد خاتم الانبياء لا نبي بعدهٗ، قال المغيرة: حسبک اذا قلت: خاتم الانبياء، فانا كنا نحدث ان عيسىٰ خارج فان هو خرج فقد كان قبله و بعده

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ ان یقول لا نبی بعد النبی کتاب الادب، حدیث نمبر: ۲۷۱۸۷)

ابو اسامہ مجاہد سے اور وہ عامر سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی مجلس میں نبی ﷺ پر یوں درود بھیجا: اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے جو خاتم الانبیاء ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اُس آدمی سے کہا: تمہارا رسول اللہ ﷺ کو ''خاتم الانبیاء'' کہنا کافی ہے، اس لئے کہ ہم لوگ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے

عقیدہ کو بیان کرتے رہتے ہیں، پھر جب وہ نازل ہو جائیں تو وہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے بھی نبی تھے اور آپ ﷺ کے بعد اپنے زمانہ نزول میں بھی وہ نبوت کے وصف سے متصف رہیں گے۔

ب) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے بیان کردہ مقصد ومنشاء کو دوسرے محدثین نے بھی نقل گیا اور بتایا کہ **"لاتقولوا لا نبی بعده"** کہنے سے حضرت عائشہؓ کی بھی مراد یہی تھی، چناں چہ ابو محمد ابن قتیبہ (المتوفی: ۲۷۶ھ) لکھتے ہیں:

"واما قول عائشه رضی اللہ عنہا: قولوا لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعده فانها تذهب الی نزول عیسی علیه السلام ولیس هذا من قولها ناقضا لقول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانه اراد: لانبی بعدی ینسخ ماجئت به کما کانت الانبیاء علیهم السلام تبعث باالنسخ وارادت هی: لا تقولوا ان المسیح لا ینزل بعده۔ (تاویل مختلف الاحادیث لابن قتیبه ص:۲۵۴، حدیثان متدافعان متناقضان مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حضرت عائشہؓ کے قول "رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین کہو، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مت کہو" کا مقصد حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے متعلق اسلامی عقیدہ کو بیان کرنا ہے، حضرت عائشہؓ کا یہ قول نبی ﷺ کے ارشاد کے منافی اور خلاف نہیں ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کے ارشاد "لانبی بعدی" (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین وشریعت کو منسوخ کردے، جیسا کہ گذشتہ انبیاء کرام شریعتوں کے بعض احکام کو منسوخ کرنے کے لئے بھیجے جاتے تھے، حضرت عائشہؓ یہی کہنا چاہتی ہیں: **لاتقولوا ان المسیح لا ینزل بعدہٗ** "یہ مت کہو کہ حضرت مسیح ابن مریم آپ ﷺ کے بعد نازل نہیں ہوں گے"۔

بہرحال بات بالکل صاف ہوگئی کہ باوجود سند کے کمزور، مجہول، مشکوک اور مبہم ہونے کہ حضرت عائشہؓ کی طرف ''اس جملہ قولوا خاتم النبیین لا تقولوا لا نبی بعدہٗ'' کی نسبت صحیح بھی مان لی جائے تب بھی اس سے قادیانی فرقہ کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور نہ اس سے ''اجراء نبوت'' کا باطل عقیدہ ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ اس جملہ کا مقصد و منشاء ہی بالکل الگ ہے، اس کا مقصد و منشاء حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ تشریف آوری کو ثابت کرتے ہوئے کم علم اور کم فہم لوگوں کو اس عقیدہ سے متعلق غلط فہمی اور گمراہی سے محفوظ رکھنا ہے۔

پھر یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی ماننے کے لئے خاتم الانبیاء اور خاتم النبیین کہنا کافی ہے ''لا نبی بعدہ'' خاتم النبیین جملہ کی مزید وضاحت اور تفسیر ہے، جب ''خاتم النبیین'' کہنے سے مقصد پورا ہو گیا تو مزید وضاحت اور تفسیر کے لئے ''**لا نبی بعدہ**'' کہہ کر عوام کو الجھن اور پریشانی میں ڈالنا مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ تفسیر عام لوگوں کی ''تشفّی'' کے لئے ہوتی ہے، حضرت عائشہؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے اجتہاد کے مطابق ''**لا نبی بعدہ**'' والی تفسیر ''تشفی'' کے بجائے ''تشویش'' کا باعث ہوسکتی تھی، اس لئے ان بزرگوں نے یہ جملہ کہنے سے منع فرمادیا۔

قادیانی فرقہ کا طریقہ کار

گمراہ اور بے دین لوگ جب اپنے کسی غلط موقف اور باطل عقیدہ کو ثابت کرنے پر آتے ہیں تو وہ کسی بھی صحیح بات کا ''بتنگڑ'' بنانے کے لئے پوری بدنیتی کے ساتھ بددیانتی پر اُتر آتے ہیں، انھیں ایسے موقع پر امانت و دیانت اور انصاف و سچائی کا کوئی پاس و لحاظ نہیں ہوتا، وہ کسی بھی صحیح بات کو اُس کے پس منظر میں سمجھنے کے بجائے اپنے گمراہ ''مقصد و مشن'' کے تحت اُس صحیح بات کو دوسرے تناظر میں پیش کرتے ہیں، جیسے کوئی بددین یا ملحد قسم کا شخص نماز کا انکار کردے اور اپنے اس انکار کو نعوذ باللہ قرآن مجید سے یوں ثابت کرنے لگے کہ ''قرآن مجید میں تو نماز پڑھنے کا حکم تو بہت دور کی بات اُس کے قریب جانے بھی سے منع کیا گیا'' جیسا کہ ارشاد باری ہے

"یاایھاالذین أمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ" اب یہ شخص جان بوجھ کر آیت کے ممانعت کے پس منظر کو واضح کرنے والے اگلے ٹکرے "وانتم سکاری" کو بیان نہیں کرتا (یعنی جب نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب بھی مت جاو) اس لئے کہ ایسا کرنے سے اُس کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور نہ دوسرے لوگ اُس کے دھوکہ وفریب میں آتے ہیں۔

قادیانی فرقہ کے لوگ اپنے گمراہ عقائد اور باطل نظریات کو ثابت کرنے کے لئے بالکل یہی طرز اور انداز اختیار کرتے ہیں، مثلاً قرآن مجید کی آیت یا حدیث ہو، صحابہ کرامؓ کا قول یا سلف صالحین میں سے کسی کی بات نقل کرتے ہیں تو اُس کے پس منظر کو نظرانداز کرتے ہیں اور بالکل نیا مفہوم ومطلب بیان کرتے ہیں، نبوت ورسالت کے جاری ہونے کے سلسلہ میں ان کی طرف سے پیش کردہ حضرت عائشہؓ کا قول ان کی اِس روش اور طرزِ عمل کا واضح ثبوت ہے، اس لئے کہ اس گمراہ اور خارج از اسلام فرقہ کے فتنہ پرور نام نہاد مبلغین "تکملہ مجمع بحار الانوار" نامی کتاب سے حضرت عائشہؓ کے قول کو نقل کرتے ہیں، لیکن اُس کا صحیح پس منظر بیان نہیں کرتے، کتاب میں حضرت عائشہؓ کا قول قربِ قیامت حضرت عیسیٰؑ نزول سے متعلق کے بیان کے ضمن میں لایا گیا، کتاب کی مکمل عبارت اس طرح ہے:

> "فی ح {حدیث} عیسیٰ انہٗ یقتل الخنریر ویکسر الصلیب ویزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسہ بان یتزوج ویولدلہٗ وکان لم یتزوج قبل رفعہ الی السماء، فزاد بعد الھبوط فی الحلال فج {فحینئذ} یؤمن کل احد من اھل الکتاب للتقین بانہ بشر، وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قولوا انہ خاتم الانبیاء ولاتقولوا لا نبی بعدہٗ، وھذا ناظر الی نزول عیسیٰ، وھذا ایضاً لاینافی ح {حدیث} لانبی بعدی، لانہ اراد لانبی ینسخ شرعہٗ (تکملہ مجمع البحار ۸۵/۳ تحت حرف: ز، زید)

ترجمہ: "حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام [قرب قیامت زمانہ

میں اپنے نزول کے بعد] خنزیر کو قتل کریں گے [یعنی اُس کی حرمت کا اعلان کریں گے] صلیب کو توڑیں گے [یعنی اُس سے متعلق عیسائیوں کے گمراہ عقیدہ کی تردید کریں گے] اور وہ اپنی ذات کے لئے حلال چیزوں میں اضافہ کریں گے، اس طرح پر کہ وہ نکاح کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی، آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے آپ علیہ السلام نے نکاح نہیں فرمایا تھا، پس آپ نزول کے بعد حلال اُمور میں اضافہ کریں گے، اُس وقت اہل کتاب (یہودی و عیسائی) کا ہر فرد آپ پر ایمان لائے گا، اس لئے کہ اُس کو یقین ہو جائے گا آپ علیہ السلام انسان ہیں (خدا اور معبود نہیں) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ تم نبی ﷺ کو خاتم النبیین کہو ''لا نبی بعدہٗ'' مت کہو حضرت عائشہؓ نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر کہی ہے، آپؓ کی یہ بات حدیث کے الفاظ ''لا نبی بعدی'' کے بھی خلاف نہیں ہے، اس لئے کہ ان الفاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کردے''۔

اس پوری عبارت پر غور کیجئے اور اس کے سیاق وسباق کو دور دور تک پڑھ جائیے، کہیں بھی سلسلۂ نبوت ورسالت کے جاری ہونے اور کسی کو نبوت وپیغمبری ملنے کا ہلکا سا اشارہ اور معمولی تذکرہ بھی نہیں ہے، عبارت کا پورا پس منظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے متعلق ہے، پھر یہ کہ اجراء نبوت کے باطل نظریہ کا ثبوت تو بہت دور کی بات، بل کہ حضرت عائشہؓ کے قول کے ایک سرسری مفہوم اور ظاہری معنیٰ کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت کی صحت اور صداقت پر جو شک وشبہ ہوسکتا تھا، اُس کا بھی ازالہ کیا گیا۔

چناں چہ کتاب کے مصنف امام محمد طاہر پٹنی نے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے یہ وضاحت فرمائی کہ یہ قول نبی ﷺ کے ارشاد گرامی ''لا نبی بعدی'' کے خلاف نہیں ہے، اس لئے کہ اس ارشاد سے آں حضرت ﷺ کا مقصد سابقہ انبیاء کرام میں سے کسی ایسے نبی کی آمد کی نفی

کرنا ہے جو شریعت محمدی کو منسوخ کر دے، اب قادیانیوں کی خیانت اور بد دیانتی دیکھئے کہ یہاں پورا مسئلہ اور معاملہ گذشتہ نبی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے حوالہ سے بیان کیا جارہا ہے اور نام نہاد فتنہ پرداز قادیانی مبلغین حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کو نئے پیدا ہونے والے ایک جھوٹے مدعی نبوت کی صداقت کی دلیل بنارہے ہیں۔(مستفاد از کتاب: ''عقیدۃ الامۃ'' ص ۳۰۱،مؤلفہ ڈاکٹر خالد محمود)

مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ نبوت کی حقیقت

یہ بات بھی نہایت اہم اور قابل توجہ ہے کہ قادیانی فرقہ کے پیشوا کا دعویٰ نبوت اگر صرف ''غیر تشریعی نبوت'' کا ہوتا تو — باوجود حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کی سند کے مجہول اور ضعیف ہونے اُس کا مقصد ومنشا اور اُس کا پس منظر الگ ہونے کے — قادیانیوں کا استدلال مفید مطلب ہوتا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے لیکن ہائے رے بدبختی و بدنصیبی!! مرزا غلام قادیانی کے ''صاحب شریعت'' نبی ہونے کے دعویٰ سے قادیانی استدلال کی ہوا نکل گئی، یہ کتنی احمقانہ اور بچکانہ بات ہے کہ آپ کے ''پیشوا وامام'' تو ''تشریعی نبی'' ہونے کے مدعی ہیں، اور اُس کے ساتھ آپ کی ''عقیدت مندی'' یہ ہے کہ (اپنے گمان وخیال کے مطابق) ''غیر تشریعی نبوت'' والی عبارت سے اُس کے ''مقام ومرتبہ'' کو نیچا کرنے اور نیچا دکھانے پر آپ بضد ہیں، ''صاحب شریعت نبی'' ہونے کے سلسلہ میں مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ ملاحظہ ہوں:

> ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہو گیا، پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیوں کہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی'' (روحانی خزائن: ۱۷/۴۳۵)

پس معلوم ہوا مرزا غلام قادیانی تشریعی نبوت کا دعویدار ہے اور قادیانی طرف سے پیش کردہ قول میں زیادہ سے زیادہ غیر تشریعی نبوت کا ثبوت ملتا ہے، دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں ہے،

دعویٰ سے معارض اور مخالف دلیل قابل قبول نہیں ہوتی، اس لئے اصولی طور پر قادیانی فرقہ کا اس سے استدلال ہی درست اور صحیح نہیں ہے۔

احادیثِ رسول سے متعلق قادیانی فرقہ کا رویہ ونظریہ

حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کو قادیانی فرقہ کی جانب سے آخر اتنی اہمیت کیوں دی جاتی ہے؟ مذہبی مناظروں سے لے کر عدالتی اور حکومتی کارروائیوں تک ہر اہم موقع پر اپنے گمراہ موقف اور باطل عقیدہ کی تائید میں اُس کو کیوں پیش کیا جاتا ہے؟ زیر بحث قول میں ان کا یہ رویہ کیا اس بناء پر ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی عظمت اور فضلیت ان کے دلوں میں ہے؟ اور وہ اس عظمت وتوقیر کی بنیاد پر حضرت عائشہؓ کے قول کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں....... واقعتاً اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو انھیں حضرت عائشہؓ کی وہ روایت بھی مان لینی چاہیے جس میں آپؓ نے صاف اور دوٹوک انداز میں عقیدۂ ختمِ نبوت کو واضح فرمایا اور یہ روایت زیر بحث قول سے زیادہ مضبوط سند اور صریح الفاظ سے ثابت ہے (یہ روایت صفحہ نمبر ۳۷ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'' کے مصداق، اصل بات یہ ہے کہ قادیانیوں کو حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے سے کوئی مطلب ہی نہیں ہے اور نہ ان کے یہاں نبی آخرالزماں ﷺ اور آپ ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرام کے تقدس واحترام کا کوئی پاس ولحاظ ہے، انھیں صرف اور صرف اپنے گمراہ نظریہ اور باطل فلسفہ سے مطلب ہے، اس لئے احادیث کے ساتھ ان کا رویہ یہ ہے کہ اگر ان کا فرسودہ اور خانہ ساز عقیدہ کسی حدیث یا صحابیٔ رسول کے قول کے ظاہری معنی ومفہوم سے ثابت ہوتا ہے تو وہ اُس کو نہ صرف مانتے ہیں بلکہ اُس کو منوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں، اگر چہ یہ حدیث کتنی ہی ضعیف اور کمزور کیوں نہ ہو اور اگر کوئی حدیث ان کے گمراہ عقیدہ کے خلاف ہو تو پھر یہ لوگ پوری بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اس کے انکار پر اڑے اور جمے رہتے ہیں، اگر چہ یہ حدیث کتنی ہی صریح اور صحیح کیوں نہ ہو، جیسے مرزا غلام قادیانی نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم

کے علاوہ دوسری کتابوں میں مذکور احادیث کے بارے میں خود یہ فیصلہ کیا ہے:

''ان حدیثوں کو ہم اس شرط پر مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہوں''(روحانی خزائن ۱۰/۸۶،۸۷)

جب حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہیں ہے تو قادیانیوں نے اپنے پیشوا کے فیصلہ کے برخلاف اس قول کو کیسے معتبر مان لیا؟ پس اندازہ لگایئے عقیدۂ ختمِ نبوت کے ثبوت میں کہاں صحیح اور مرفوع احادیث؟ اور کہاں ایک مجہول اور ناقابل اعتبار سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول سے قادیانیوں کا استدلال؟ صحیح اور سچی بات یہ ہے کہ کسی چیز کو قبول کرنے یا رد کرنے کے سلسلہ میں قادیانیوں کے یہاں اصل اہمیت اور معتبریت خود مرزا غلام قادیانی کی ہے، ان کے اپنے گمان کے مطابق مرزا غلام قادیانی عیسیٰ مسیح ہے اور ''حکم''(فیصلہ کرنے والا) کی حیثیت سے دنیا میں اس شخص کی آمد ہوئی ہے، اپنی اس حیثیت سے مرزا غلام قادیانی احادیث کے جو معنی ومفہوم بیان کرے وہی معتبر اور مستند ہے، قابل قبول اور لائق عمل ہے، اس سلسلہ میں خود مرزا غلام قادیانی کی تحریریں ملاحظہ ہوں:

ایک جگہ مرزا قادیانی کہتا ہے:

''جو شخص حکم (فیصلہ کرنے والا) ہو کر آیا ہے، اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رَد کر دے''(روحانی خزائن:۱۷/۵۱)

ایک جگہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک احادیث کے مقابلہ میں مرزا قادیانی اپنے شیطانی الہامات کی اہمیت یوں بیان کرتا ہے:

''میری وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ کوئی شئ نہیں''(اعجاز احمدی ص:۵۶)

یہی بات مرزا غلام قادیانی کا بیٹا اور قادیانی فرقہ کا دوسرا سربراہ یوں کہتا ہے:

''مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے (زیادہ) معتبر ہیں کیوں کہ حدیث ہم نے آں حضرت ﷺ کے منہ سے

نہیں سنی‘‘(روزنامہ الفضل قادیان ۲۹/ اپریل ۱۹۱۵ء/علمی محاسبہ ص:۲۷۲)

اب معاملہ بالکل صاف ہوگیا، کیوں خواہ مخواہ احادیث کو تختۂ مشق بناتے ہو؟ کیوں اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ پر تہمت اور الزام لگاتے ہو؟ صاف سیدھی بات یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے ’’حکم‘‘ ہونے کی حیثیت سے قادیانیوں کو یہ عقیدہ بتایا اور سکھایا ہے، اس لئے وہ اس کو مانتے اور تسلیم کرتے ہیں، بس بات ختم ہوگئی!

خلاصہ بحث

قادیانی فرقہ سے پیش کردہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول ’’قولوا خاتم النبیین ولاتقولوا لانبی بعدہ‘‘ سے متعلق تفصیلی بحث کا خلاصہ اس طرح ہے:

۱) اسلامی عقائد وتعلیمات کا ثبوت سلسلۂ سند کی مضبوط بنیادوں پر ہوتا ہے اور حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کی سند نہایت ہی مجہول اور کمزور ہے۔

۲) رسول اللہ ﷺ کے فرمان اور صحابی کے قول میں بظاہر کوئی تضاد یا تعارض معلوم اور محسوس ہو تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو ترجیح دی جائے گی۔

۳) عقیدہ ختم نبوت کا ثبوت قرآن مجید، حدیثِ متواتر اور اجماعِ امت سے ہے، جب کہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کو بالفرض صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی اس کا یہ درجہ نہیں ہے کہ اس کی بنیاد پر کسی مسلمہ عقیدہ کو رد کر دیا جائے۔

۴) لوگوں کے علم وفہم کے مطابق اور ان کے گمراہی وغلط فہمی میں مبتلا ہونے کے اندیشہ کے پیشِ نظر دین وشریعت کے بعض مسلمہ حقائق کو بیان کرنے سے صرفِ نظر بھی کیا جاسکتا ہے، حضرت عائشہؓ کا قول بھی اسی قبیل سے ہے۔

۵) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور صحابئ رسول حضرت مغیرہ بن شعبہؓ پوری امتِ مسلمہ کی طرح عقیدہ ختمِ نبوت کے قائل ہیں، اس قول کا مقصد ومنشاء صرف اتنا ہے کہ کم علم اور کم فہم لوگ ’’لانبی بعدہ‘‘ کہنے کی وجہ سے قربِ قیامت حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا

انکار نہ کر بیٹھیں اور اسلام کے اس بنیادی عقیدہ کے متعلق غلط فہمی اور گمراہی کا شکار نہ ہوں۔

۶) حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب قول کا حوالہ دیتے وقت قادیانی فرقہ نے اپنی روایتی بددیانتی اور پیشہ وارانہ خیانت کا ثبوت پیش کیا، کتابوں میں یہ قول حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے پس منظر میں بیان کیا گیا اور قادیانی فرقہ نے نئے مفہوم و معنی میں پیش کرتے ہوئے اس کو اجراءِ نبوت کی دلیل بنانے اور بتانے کی ناکام کوشش کی۔

۷) حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب کردہ قول سے متعلق پیش کردہ تمام حقائق سے قطع نظر اُصولی طور پر اس قول سے قادیانیوں کا استدلال ہی درست نہیں، اس لئے کہ مرزا غلام قادیانی نے صرف غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہ صاحبِ شریعت نبی ہونے کا دعویدار ہے۔

۸) احادیثِ رسول ﷺ کے ساتھ قادیانیوں کا رویہ اور نظریہ مطلب پرستی کا نمونہ اور آئینہ ہے۔

دینی لٹریچر کی اشاعت وتقسیم میں بھرپور حصہ لے کر
دین کی اشاعت وحفاظت کی جدوجہد میں شامل ہوجائیے!

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ٹرسٹ تلنگانہ و آندھرا پردیش کے زیر اہتمام سیرتِ النبیؐ، ختمِ نبوت، ردقادیانیت پر مشتمل دینی لٹریچر اُردو، تلگو اور انگریزی زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے جو زیادہ تر مفت تقسیم ہوتا ہے، تمام برادرانِ اسلام اور دخترانِ ملت سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے، جن جن تک دین کی دعوت پہنچے گی، دین کی تبلیغ و اشاعت کے بے انتہاء اجر وثواب میں آپ بھی برابر کے شریک اور حصہ دار ہوں گے۔

MAJLISE TAHAFFUZE
KHATME NUBUWWAT
Telangana & Andhra Pradesh
Account Details : A/C 19380100008353, Bank of Baroda, Chanchalguda Branch, Hyderabad
#22-1-482/A, Adjacent, Masjid-e-Almas, Kaliqabar, Chaderghat, Hyderabad-24, T.S.
Phone : 040-24562051, Cell : 9949144557
E-mail : mtknap@gmail.com, Ofce Timing : 3 pm to 9 pm

www.alakramgraphics.in 7386460630